Al-'Ulūm Journal of Islamic Studies (AUJIS)
2020, 1(2), 18 -36

ماحولیاتی آلودگی کے معاشرتی اثرات: سیرت طیبہ کی روشنی میں رہنما اصول

Social Impact of Environmental Pollution: Guiding Principles in the Light of *Sīrah*

Syed Attaullah Bukhari *1, Hafiz Muhammad Sani, (Ph.D)**

*Lecturer Cadet College Ghotki, Sindh

**Professor, Department of Islamic Studies, Federal Urdu University, Karachi.

Keywords:

Environment, Pollution, Threat, Guiding Principle, Prophetic *Sīrah*

Abstract: *Human has suffered at a large extent from the things manufactured by the other humans like a different kind of gases, atomic radiation, smoke exempted by vehicle and heavy machinery. As much as the human is developing the more complexities are engulfing around the earth. The more it develops the harder it is to live here. Nowadays we face a verity of problems like heat strokes, environmental pollution, global warming, floods and unexpected disasters. At this situation it is essential to find a solution of subject matter. This study aims to analyze the teaching and guiding principles in the light of Sīrah. We came to know that Holy Prophet (SAWW), many centuries ago informed us several ways of action in this regard. The holly Prophet restricted from spreading the dirt and waste materials all around. He told to avoid taking bath in stagnant ponds and culminate flowing water. He said use small amount of water even that you are having ablution wuḍū' at flowing stream. Our prophet ordered to plant trees, avoid cutting them if they are intact and providing fruit or shadow even if you are in the condition of war. Anything that harms the environment is forbidden in Islam. Summarizing all the debate it is said that Prophetic teachings and Life of Prophet peace be upon him is a complete encyclopedia of environment protection and security that stresses the protection of natural resources, forest resources, alimental resources and land resources.*

Bukhari, S. A. and Sani, H. M. (2020). Social Impact of Environmental Pollution Guiding Principles in the Light of *Sīrah*. *Al-'Ulūm Journal of Islamic Studies*, 1(2), *18 - 36*

© 2020 AUJIS. All rights reserved

KAUJIE Classification: H57

JEL Classification: Q50, Q52, Q53

[1]Corresponding author, Email: syedatta4@gmail.com

C

Content from this work is copyrighted by *Al-'Ulūm* Journal of Islamic Studies, which permits restricted commercial use, research uses only, provided the original author and source are credited in the form of a proper scientific referencing.

دین اسلام واحد آفاقی مذہب ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے حوالے سے بنیادی تعلیمات پائی جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ اسے دین فطرت قرار دیا جاتا ہے، لیکن یہ دعویٰ صرف کہنے کی حد تک کافی نہیں بلکہ مزید تحقیق طلب ہے، کیوں کہ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس دعوے کو عقل و نقل کی بنیاد پر مضبوط دلائل کے ساتھ دنیا پر واضح کرے کہ واقعی اس وقت اگر ادیان سماویہ یا غیر سماویہ میں کوئی دین فطرت ہے تو صرف اسلام ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کے تناظر میں محسن انسانیت، ﷺ نے "تحفظ ماحول" کو باقاعدہ تحریک کے طور پر روشناس کرایا ہے، اور انسانی صحت کو ہر طرح کی بیماریوں سے اور ماحول کو ہر طرح کی آلودگی سے بچانے کے لئے سنہرے اقوال ارشاد فرمائے ہیں۔ دور حاضر میں دنیائے انسانیت، بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی جیسے مسئلے سے دوچار ہے، ماحولیاتی آلودگی کے پیش نظر دنیا بھر میں اس کے تحفظ کے لئے قانون سازی کی جارہی ہے، ماحول کو پہلی بار عالمی ایجنڈے میں 1972ء میں اقوام متحدہ کی انسانی ماحول پر منعقد کردہ کانفرنس کے بعد شامل کیا گیا تھا۔[1]

لفظ "ماحول" مرکب ہے "ما" اور "حول" کا، "حرف "ما" موصولہ ہے یعنی" جو کچھ" اور حول "اردگرد، یا "آس پاس" کے معنی میں استعمال ہوا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ﴾[2]۔

(ان کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے آگ بھڑکائی، پھر آگ نے اس کا اردگرد روشن کردیا، تو اللہ نے چھین لی ان کی روشنی اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا وہ نہیں دیکھتے۔)

برصغیر پاک وہند کے مفسرین عظام جن میں ، ابوالحسنات سید محمد احمد قادریؒ **تفسیر الحسنات** میں، مولانا احمد رضا خان بریلویؒ **کنزالایمان** میں، مولانا ابوالکلام آزادؒ **ترجمان القرآن** میں، رفعت اعجاز صاحبہ نے **مفہوم القرآن** میں، اس آیت میں لفظ " ماحول" کا ترجمہ "اردگرد" " آس پاس" کیا ہے۔ جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے آس

1۔ ش۔ فرخ، **ماحولیات قانون اور ہم** (لاہور : مشعل نیو گارڈن ٹاون، 1995ء)، ۱۶۔

2۔ القرآن ۲:۱۷۔

پاس، اور اس کے ارد گرد جو کچھ بھی ہے وہ" ماحول" ہے۔ جب کہ عربی ماحولیاتی اصطلاح میں ڈاکٹر عباد الرحمن کے مطابق لفظ "بیئۃ" استعمال کیا جاتا ہے۔"[3]

ماحول کے لئے انگریزی زبان میں Environment کا لفظ استعمال ہوتا ہے، یہ قدیم فرانسیسی زبان کے لفظ Environne سے انگریزی زبان میں آیا جس کے معنیٰ" گھیرنا" ہے، جرمنی زبان میں Umwelt، ہندی زبان میں Paryavaran ، ہسپانوی زبان میں Medio ambiente، جاپانی زبان میں Kankyo اور عربی زبان میں " البیئۃ " کا لفظ استعمال ہوا ہے۔"[4]

قرآن کریم میں Environment کے بجائے" الارض" کی جامع اصطلاح استعمال کی گئی ہے، کسی بھی چیز کے نیچے مکان کو ارض کہا جاتا ہے، لہٰذا اسی ارض میں زمین کی سطح پر انسان کے ارد گرد پھیلے ہوئے حیاتی اور غیر حیاتی اجزاء، اور ارد گرد پھیلے ہوئے دیگر اجزاء شمس و قمر، سیارے، ستارے تمام اجرام سماوی شامل ہوتے ہیں۔ ماہرین ماحولیات، ماحول کو دو بنیادی اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

(1) قدرتی ماحول (Natural Environment)

(2) مادی ماحول (Materialistic Environment

قدرتی ماحول

قدرتی ماحول کی یوں تو بہت سی تعبیرات ہیں فرخ حسین خیلی اس کا نقشہ یوں کھینچتے ہیں:

> " شروع شروع میں انسان کا ماحول مکمل طور پر قدرتی اشیاء پر مبنی تھا، مثلاً: پہاڑ، جنگل، ندی، نالے، سمندر، جنگلی جانور، آندھی، طوفان وغیرہ سب قدرتی ماحول کے زمرے میں داخل ہیں"۔[5]

---

[3]- مولوی طلحہ ادیپوری "کثافت اور ماحولیاتی آلودگی"، جامع علوم القرآن، فروری 2018، گجرات انڈیا، ۱۳۔

[4]- ڈاکٹر ہادی رضا، **ماحول کا تحفظ اسلامی قوانین کی روشنی میں** (علی گڑھ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، 2017)، 37۔

[5]- فرح حسین خاصخیلی، **ماحولیاتی تعلیم**، 19۔

مادی ماحول

جیسے جیسے ماہ و سال گزرتے رہے انسان نے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے قدرتی ماحول میں دخل اندازی شروع کیا اور آج قدرتی ماحول پوری طرح تباہی کے دہانے کھڑا ہے مثلا:

> "جنگلات ختم کرکے بستیاں آباد کیں، درخت کاٹ کر اپنے لئے فرنیچر اور مختلف کاموں میں اس کا استعمال شروع کیا، جانوروں کا شکار کرکے ان کی خرید و فروخت شروع کی، پہاڑوں کو کاٹ کر اپنے لئے راستے تیار کئے، یوں انسانی تہذیب میں ترقی کے ساتھ ساتھ قدرتی ماحول میں انسان کی مداخلت بھی رفتہ رفتہ بڑھتی گئی، چنانچہ قدرتی ماحول کے ساتھ ساتھ انسان کی اپنی بنائی ہوئی اشیاء بھی ماحول میں شامل ہوتی گئیں، لہذا سڑکیں، پل، صنعتیں وغیرہ سب مادی ماحول کے زمرے میں داخل ہیں۔"[6]

لفظ آلودگی

اردو لغت میں لفظ" آلودگی" کے معنی" ناپاکی، آلائش اور، گندگی ہے، اور عربی لغت میں لفظ" آلودگی" کو تلوث" کہا جاتا ہے، جو کہ" لوث" سے ماخوذ ہے، یعنی" خراب ہونا، ملاوت والا ہونا" کہا جاتا ہے: لُوِّثَ رأْسُه وجِلْدُه ہے۔[7]

اسی طرح یہ لفظ عربی کے مختلف محاوروں میں بھی استعمال ہوتا ہے، (لوث الماء أی کدره) پانی کو (آلودہ) یعنی گدلا کر دیا۔[8]

عربی میں ماحولیاتی آلودگی کے لیے "تلويث البيئة" کی اصطلاحا استعمال ہوتی ہے اور انگریزی زبان میں آلودگی کے لئے" Pollution" اور ماحولیاتی آلودگی کو" Environmental Pollution" کہا گیا ہے۔

6۔ نفس مصدر۔

7۔ محمد بن احمد ازہری، تہذیب اللغة (بیروت :دار احیاء التراث العربی، 2001م)، ۱۴: ۲۸۳۔

8۔ زین الدین ابو عبد اللہ رازی، مختار الصحاح (بیروت: المكتبة العصرية، 1999)، ۲۸۶: ۱۔

ماحولیاتی آلودگی کے انسانی معاشرے پر اثرات

I.P.C.C. نے جو کہ عالمی موحولیاتی تبدیلی پر عالمی ادارہ ہے، جس نے آلودگی کے متعلق رپورٹ جاری کی ہے گرین ہاؤس گیسوں (وہ گیس جن کے اخراج سے زمین کا درجہ حرارت غیر فطری طریقہ سے بڑھتا ہے) کے غیر معمولی اخراج سے زمین پر پچھلے 30 سالوں میں گذشتہ 1400 سالوں میں سب سے گرم سال تھے۔ اس کے نتیجہ میں موسمی غیر معمولی تبدیلیاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ سمندروں کی سطح پر درجہ ٔ حرارت بڑھ رہا ہے، سمندروں کی تیزابیت نارمل سے 26٪ بڑھ چکی ہے، آرکٹک گلیشیر پر برفانی چادر 3.5٪ ہر دس سال کی شرح سے گھٹ رہی ہے، جس کے نتیجہ میں پانی کی کمی، فصلوں کی گھٹتی پیداوار، جانوروں، کیڑے مکوڑوں وغیرہ کی نابودگی اور سمندری ساحل کے آس پاس کے ملکوں اور آبادیوں کے زیرِ آب آنے کے خطرات اور امکانات بڑھ رہے ہیں[9]۔ ڈاکٹر رفیع الدین ناصر تحریر کرتے ہیں:

> "ماحولیاتی آلودگی کی وجہ سے نباتات، حیوانات، چھوٹے جانوروں، کیڑے مکوڑوں، پانی کے جانداروں کے ساتھ ساتھ ماحول پر بھی بہت خراب اثر ڈالا ہے جس کے نتیجے میں آدھے سے زیادہ قسم کے حیوانات اور نباتات ختم ہو چکے ہیں۔ اور جو موجود ہیں ان کا مستقبل بھی پریشانیوں سے گھرا ہوا ہے۔ ہوا، مٹی، پانی، آسمان میں، پیڑ پودوں میں، تمام کیمیائی اشیا میں نامناسب اجزاء مل گئے ہیں جس سے وہ اب اتنے فائدہ مند نہیں رہ گئے ہیں، جتنے کہ وہ پہلے ہوا کرتے تھے"[10]۔

ڈاکٹر جاوید احمد ماحولیاتی آلودگی کے متعلق تحریر کرتے ہیں:

> "جیسے جیسے معاشرے میں آبادی بڑھتی گئی اور لوگوں نے اپنی آسانی کے لئے نئی نئی تعمیرات شروع کر دیں تو ایسے میں آبادی کے پھیلاؤ کے سبب آمدورفت کے لیے سواریوں کی ضرورت پیش آئی جس سے ایندھن کی کھپت کے اضافے نے ہوا کی آلودگی کو مزید بڑھا دیا۔ اسی طرح نئے نئے اسکول، تعلیم گاہیں، اسپتال وغیرہ بھی بنانے پڑے جو کہ آج کے معاشرے کی اہم ضرورت ہیں۔ سائنسی انکشافات اور ایجادات کے غلط استعمال کی بدولت ان غیر ضروری چیزوں کو استعمال کرنے کا سماج عادی ہو گیا جن کے بغیر بھی کام چل سکتا تھا۔ روزگار کی عدم دستیابی اور شہری سہولتوں کی غیر مساوی تقسیم نے دیہی آبادی کو للچایا چنانچہ بڑے شہروں میں ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس

9۔ ڈاکٹر محمد اجمل فاروقی، " انسانیت کے حقیقی مسائل " ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، سہارن پور، (فروری 2015)، ۱۸۔

10۔ ڈاکٹر ناصر الدین، "ماحول اور موسمی تبدیلی" ماہنامہ اردو دنیا، (نومبر 2018)، ۶۳۔

منتقلی نے شہری منصوبہ بندی کو متاثر کیا۔ جھگی جھونپڑیاں تقریباً ہر بڑے شہر کا حصّہ بن گئیں جہاں نہ صرف مختلف بیماریوں، وباؤں کو پھیلنے پھولنے کا موقعہ ملا بلکہ جرائم اور سماجی خرابیوں کو بھی ایک اچھی پناہ گاہ ہاتھ آئی۔"[11]۔

تحفظ ماحول کا اسلامی نقطہ نظر

اسلام کی عالمگیر تعلیمات حفظان صحت اور حفظان ماحول پر مبنی نظر آتی ہیں، قران کریم میں ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾[12]

اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں۔اور ہر قسم کیناپاکی کو چھوڑ دیں۔ دراصل آپ ﷺ کے ذریعے تما انسانیت کو یہ حکم دیا جارہاہے۔اسی حوالے سے ڈاکٹر ناصر الدین اپنے مقالے میں لکھتے ہیں:

" جسم پر پہنایا جانے والا لباس پاک صاف ہو، اس میں کسی قسم کی نجاست نہ ہو، دھلا ہوا ہو، اس میں کسی طرح کی بدبو نہ ہو، اس میں کوئی عیب دار داغ نہ ہو، ان کپڑوں میں مکمل ظاہری اور باطنی نفاست اور طہارت کا خیال رکھا جائے، وہ گرد و غبار اور کسی بھی قسم کی گندگی سے آلودہ نہ ہوں"[13]۔

تحفظ ماحول اور لفظ "فساد" کی جامعیت

بہت سے الفاظ کا محدود استعمال اکثر ان کی جامعیت ہماری نظروں سے اوجھل کر دیتا ہے، ایسا ہی ایک لفظ " فساد" بھی ہے، جس کا مفہوم، عام معنوں میں جھگڑا، قتل وغارت گری تک محدود ہو کر رہ گیا ہے، قرآن مجید میں یہ لفظ بارہا اور مختلف انداز میں آیا ہے، عربی لغت میں فساد کے معنی کچھ اس طرح بیان ہوئے ہیں:

"فَسَد الشيءُ: بَطَلَ واضْمَحَلّ، وَيكون بمعنَى تَغَيَّرَ"[14](کسی چیز کا مضمحل ہو جانا، اس کا اپنی اصل حالت میں باقی نہ رہنا۔)

11۔ ڈاکٹر جاوید احمد، **ماحول اور انسان** (نئی دہلی: گنج مطبع، 2005)، ۱۳۔

12۔ القرآن ۷۴: ۴-۵۔

13۔ ڈاکٹر ابوالحسن الازہری، "اسلام کا نظام طہارت و نظافت" ماہنامہ دختران اسلام، لاہور، (مارچ 2016)، ۱۵۔

14۔ محمد بن عبد الرزاق الزبیدی، **تاج العروس** (بیروت: دار الهدايه، س ن)، ۸:۴۹۶۔

لحم فاسد اس گوشت کو کہتے ہیں جو گل سڑ کر بدبودار ہو گیا ہو اور کسی کام کا نہ رہا ہو۔لفظ فساد قرآن کریم میں وسیع تر معنی کے لیے استعمال ہوا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾[15]

(خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کی اپنے ہاتھوں کی کمائی سے۔)

اس آیت کے معانی کی وسعت اور عالمگیریت کو بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر سعود عالم قاسمی فرماتے ہیں:

" اس آیت کا اہم مصداق ماحول بھی ہے جس کے لئے خاص طور پر زمین کے ساتھ ساتھ بحر یعنی دریا و سمندر کا تذکرہ کیا گیا ہے، یعنی ماحول میں آلودگی کی فکر و خیال اور اعمال کی گندگی، بداخلاقی اور کج روی کی وجہ سے بھی ہے اور قدرت کے عطیات کے غلط استعمال اور استحصال اور ان میں انسانی کثافتوں کی آمیزش کی وجہ سے بھی ہے۔"[16]

زمین پر فساد پھیلانے کی ممانعت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کے زمین پر فساد پھیلانے کو سخت ناپسند فرمایا ہے، اور فساد پھیلانے والوں کو سخت عذاب کا مستحق قرار دیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا﴾[17]

(زمین میں فساد برپا نہ کرو جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے-)

پیر محمد کرم شاہ الازہری ؒ لکھتے ہیں:

" ہر قسم کی فساد انگیزی سے منع فرمایا جا رہا ہے۔ چشموں کو بند کرنا۔نہروں کو توڑ پھوڑ دینا، باغات کو اکھاڑ دینا، کھیتوں کو اجاڑ دینا، کارخانوں کو برباد کر دینا۔ تجارت وصنعت میں دھوکہ بازی کرنا، حکومت وقت کے خلاف بلاوجہ سازشیں کرنا غرضیکہ ہر قسم کی تخریبی کاروائی جس سے ملک کی معاشی اور اقتصادی خوشحالی متاثر ہو یا اس کے سیاسی استحکام کو نقصان پہنچے"۔[18]

15۔ القرآن ۳۰: ۴۱۔

16۔ ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی، **عصر حاضر میں اسوہ رسول ﷺ کی معنویت** (لاہور: مکتبہ جمال، 2008ء)، ۴۷۔

17۔ القرآن ۷: ۵۶۔

18۔ پیر محمد کرم شاہ الازہری، **ضیاء القرآن** (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۱۹۹۵ء)، ۲: ۳۹۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾[19]

(اور جب وہ تمہارے پاس سے دور ہوتے ہیں تو ان کی ساری بھاگ دوڑ اس لئے ہوتی ہے کہ زمین میں فساد مچائیں اور کھیتی اور نسل کو تباہ کریں اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔)

تحفظِ ماحول اور سیرت النبی ﷺ کی جامعیت

کسی بھی انسان کا ارد گرد ماحول کی بنیادی حیثیت رکھتا ہے، جن میں گھر، آبادیاں، بستیاں، مساجد، سڑکیں، عوامی پارکس، صنعتیں، دکانیں، مارکیٹس وغیرہ اور اسی سے خارج ہونے والی نقصان دہ ذرات اور مادے جو ہماری زمین میں پھیل کر آلودگی کا ذریعہ بنتی ہیں، یا ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہونے کی صورت میں بیماریاں، جراثیم پھیلتے ہیں۔ آپ ﷺ نے صحتمند ماحول کی تشکیل کے لئے گھر کو ہر طرح کی آلودگی سے پاک رکھنے کا حکم فرمایا۔

"إِنَّ اللہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطَّیِّبَ، نَظِیفٌ یُحِبُّ النَّظَافَةَ، کَرِیمٌ یُحِبُّ الکَرَمَ، جَوَادٌ یُحِبُّ الجُودَ، فَنَظِّفُوا، أُرَاهُ قَالَ، أَفْنِیَتَکُم۔"

''اللہ طیب (پاک) ہے اور پاکی (صفائی وستھرائی) کو پسند کرتا ہے۔ اللہ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتا ہے۔ اور اللہ سخی وفیاض ہے اور جود وسخا کو پسند کرتا ہے، تو پاک وصاف رکھو۔ راوی کہتے ہیں (میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس سے آگے کہا) اپنے گھروں کے صحنوں اور گھروں کے سامنے کے میدانوں کو بھی پاک وصاف رکھو''۔

گھروں کے باہر کچرا پھینکنے کی ممانعت

اکثر آبادیوں میں مخصوص جگہ پر کچرا، گندی تھیلیاں، کپڑے، پیمپرز وغیرہ گھر کے باہر پھینکنا روز مرہ کا معمول بنتا جارہا ہے، ایسے معاملات آبادی میں جراثیم اور بیماریاں پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے آبادی میں ہر طرح کی تکلیف زدہ چیز پھینکنے کی ممانعت فرمادی، جس کے پیش نظر ہر پڑوسی اپنے پڑوسی کا خیال رکھے تو پوری آبادی پر اس کے مثبت اثرات مرتب ہونگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[19]۔ القرآن ۲:۲۰۵۔

"من آذى المسلمين في طريقهم وجبت عليه اللعنة-"[20]

(جس نے مسلمانوں کو ان کے راستوں کے حوالے سے تکلیف دی وہ ان کی لعنت کا مستحق ہوا۔)

ایک روایت میں ہے:

"مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ-"[21]

(جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے پڑوسی کو (کوئی) تکلیف نہ دے۔)

عوامی جگہ پر لعاب، پان، وغیرہ پھینکنے کی ممانعت

ڈاکٹر اسلم پرویز لکھتے ہیں:

" سڑکوں پر تھوکنا، ماحول کو آلودہ کرنا ہے، تھوک میں شامل جراثیم لوگوں کو متاثر کرسکتے ہیں، گٹکا اور اسی قبیل کی اشیاء استعمال کرنے والے اپنے تھوک میں شامل کیمیائی مادوں کو بھی باہر پھیلا کر عوام کو خطرے میں ڈالتے ہیں۔[22]

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک امام مسجد کو دیوار مسجد پر بے احتیاطی کے ساتھ لعاب پھینکنے کی پاداش میں امامت سے معزول فرمادیا[23] اور دیوار مسجد پر لعاب کے آثار دیکھ کر آپ نے سخت ناگواری کا اظہار فرمایا۔[24] لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ ایسے عمل سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی تلقین کریں، تفریح کے مقامات کو پاک صاف رکھنا حفظانِ صحت کے اصول کے مطابق بھی ہے اور اس میں شائستگی کا اظہار بھی ہے۔

20- علاء الدین علی بن حسام، **كنز العمال**، كتاب الطهارة (بيروت : مؤسسة الرسالة، 1981)، ۹: ۳۶۵، رقم ۲۶۴۸۵ ۔

21- محمد بن اسماعیل بخاری، **الصحیح**، كتاب الأدب، بَابُ إِثْمِ مَنْ لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ (**بیروت**:دار طوق النجاة، 1422ھ)، ۸:۱۰، رقم ۶۰۱۶۔

22- ڈاکٹر اسلم پرویز، ماحولیات سے متعلق چند ضروری امور بمناسبت چھبیسواں فقہی سیمینار (مدھیہ پردیش: اسلامک فقہ اکیڈمی، مارچ 2017)، ۲۔

23- ابو داود سلیمان بن الاشعث، السنن (**بیروت**: المكتبة العصرية، صيدا-2014) ۱:۱۸۱، رقم ۴۸۱۔

24- بخاری، **الصحیح**، ۱:۱۵۹، رقم ۳۸۹۔

کھڑے پانی میں (سوئمنگ پول، تالاب) بول و براز کی ممانعت

کھڑے پانی کی مختلف شکلیں ہیں جن میں تالاب، بلاک نہریں، سڑکوں پر برسات کا پانی، اور ایک شکل سوئمنگ پول، واٹر پارکس بھی ہیں، عہد نبوی ﷺ میں لوگ تالاب یا پھر کنویں کے پانی سے ہی اپنے کپڑے، پھل وغیرہ دھوتے اور

استعمال کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

"لاَ يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي المَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَ يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ-"[25]

(تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، پھر اس میں غسل کرے۔)

صحیح مسلم کی ایک روایت میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ"۔[26]

(تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے اس حالت میں کہ وہ جنبی ہو۔)

شیخ احمد دیدات ؒ اس کی مصلحت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" طب شاہد ہے کہ جنابت کی حالت میں پسینہ بھی کثیف ہو جاتا ہے اور پسینہ سے جو میل کچیل جسم پر جم جاتا ہے اگر اس کو مل مل کر صاف نہ کیا جائے تو وہ موجب خارش وغیرہ ہوتا ہے، ایک جرمن مستشرق " جوا کیم دی یولف " کا قول نقل کرتے ہیں جس کا ماننا ہے " غسل اور وضو کے واجبات نہایت دور اندیشی اور مصلحت پر مبنی ہیں "[27]۔

آلودہ ہاتھوں کو پانی میں ڈالنے کی ممانعت

25۔ نفس مصدر، ۱:۵۷، رقم ۲۳۹۔

26۔ مسلم بن الحجاج النیشاپوری، **الجامع الصحیح**، كِتَابِ الطَّهَارَةِ، بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ (**بیروت:** دار احیاء التراث العربی)، ۱:۲۳۶، رقم ۲۸۳۔

27۔ شیخ احمد دیدات، **اسلامی نظام زندگی قرآن اور عصری سائنس کی روشنی میں** مترجم مصباح اکرم (**لاہور:** عبد اللہ اکیڈمی، 2010ء)، ۲۸۶۔

عصر حاضر میں ہاتھوں کو صاف رکھنے کی اہمیت سے کون واقف نہیں آج جب دنیا میں مختلف وبائی امراض (کرونا وائرس) پھیل رہا ہے، جس کی وجہ سے ہاتھوں کو مستقل طور پر صاف رکھنے کے لئے ہدایات جاری کی جارہی ہیں، انسان ہاتھوں کے ذریعے بہت سے کام لیتا ہے، ماحول میں بکھرے بے شمار جراثیم ان ہاتھوں کی وجہ سے ہی جسم میں داخل ہوتے ہیں، اور روز مرہ کے استعمال کی اشیاء میں ہاتھ ڈالنے سے وہ جراثیم بھی ان اشیاء میں مل جاتے ہیں، جن سے آبی آلودگی کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

آپ ﷺ نے ہاتھوں کو پانی میں داخل کرنے سے پہلے انہیں اچھی طرح دھونے کا حکم فرمایا ہے:

" اِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ، فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔"[28]

(جب کوئی شخص جاگے تو پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالے یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ دھولے، کیوں کہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری۔)

کرونا وائرس، سی ڈیفسل جیسی جراثیم کے پیش نظر طبیب حضرات کا یہی کہنا ہے کہ ہر شخص چھینکتے، اور کھانستے وقت اپنی کہنی کو اپنے منہ پر رکھے، اللہ کے نبی ﷺ نے صفائی کے متعلق جو تعلیمات بیان فرمائی ہیں ان میں نہ صرف ہاتھ بلکہ کہنیوں کو بھی دھونے کا حکم ملتا ہے اس طرح آپ ﷺ کی تعلیمات حفظان ماحول کے جدید اصولوں پر مبنی ہیں۔

فضا کو آلودہ کرنے کی ممانعت

تحفظ ماحول کے سلسلے میں سیرت طیبہ سے ملنے والے اہم نکات کسی خاص وطن و شہر کے لئے نہیں تھے بلکہ آپ ﷺ کے اقوال رہتی دنیا تک کے لوگوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ سرکار دوعالم ﷺ نے ہر ایسے عمل سے بچنے کی تلقین فرمائی جو فضا میں آلودگی کا سبب بنے، نبی رحمت ﷺ نے نماز باجماعت لوگوں کو جمع کرنے کے لئے اونچے مقام پر آگ روشن کرنے کا مشورہ مسترد فرمادیا:

"ذَكَرُوا أَنْ يُعْلِمُوا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا۔" [29]

28۔ مسلم، الصحیح، ۱:۲۳۳، رقم ۲۷۸۔

(صحابہ رضی اللہ عنہم نے باہمتذ کرہ کیا کہ لوگوں کو نماز کا وقت بتانے کے لئے کسی چیز کا تعین ہونا چاہئیے۔ بعض لوگوں نے کہا: اس کے لئے آگ روشن کی جائے۔)

اگر نبی اکرم ﷺ آگ روشن کرنے کا مشورہ تسلیم کر لیتے تو اندازہ لگائیں دن میں پانچ بار آگ کے روشن ہونے سے فضائی آلودگی میں کس حد تک اضافہ ہو جاتا، آپ ﷺ نے اس عمل کو مسترد فرما کر فضا کو آلودہ ہونے سے بچالیا، اسی طرح مردہ کو جلانے سے بھی فضائی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے اور مردہ اجسام کو، پہاڑ یا اونچی جگہ پر رکھنے سے بدبو پھیلتی جس سے نہ صرف فضائی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ بے شمار جراثیم فضا میں پھیل جاتے ہیں، اسی لئے اسلام نے دفن کرنے کو فوقیت دی، اور فضا کو آلودگی سے بچانے کا نظام مہیا فرمایا۔

آپ ﷺ کی تعلیمات میں موٹر گاڑیوں کا دھواں، صنعتوں کا دھواں، اور گیس ہیٹرز وغیرہ بھی اس ضمن میں داخل ہیں جو فضائی آلودگی کا سبب بنتے ہیں لہذا آپ ﷺ نے بلا ضرورت گھر میں جلنے والے چراغ گل کرنے کا حکم فرمایا:

"خَمِّرُوا الآنِيَةَ-"[30] (سونے سے قبل چراغوں کو بجھا دیا کرو۔)

حضرت جابرؓ سے مروی آپ نے فرمایا: "قَالَ: يَكْرَهُ السِّرَاجَ عِنْدَ الصُّبْحِ-"[31]

(آپ ﷺ صبح کے وقت چراغ جلانے کو ناپسند فرماتے تھے۔)

فضائی آلودگی کے نقصانات

دور حاضر میں صنعتی انقلاب نے زمینی اور فضائی آلودگی کو شدید متاثر کیا ہے۔ تیزی سے بڑھتا ہوا صنعتی عمل، بڑی مقدار میں فاسد مادوں کی پیداکاری، جنگلات کی کٹائی، پینے اور آبپاشی کے غیر معیاری پانی کی وجہ سے پاکستان کو نہایت گھمبیر ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی کے سبب نئے نئے کارخانے اور صنعتی ادارے قائم ہو رہے ہیں۔ ان

29- نفس مصدر۔

30- بخاری، كِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ، بَابٌ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الحَرَمِ، 4:129۔

31- ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر، **مجمع الزوائد و منبع الفوائد**، کتاب الادب بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّظَرِ إِلَى الْكَوْكَبِ حِينَ يَنْقَضُّ (قاہرۃ: مکتبة القدسي، س ن)، ۸:۱۱۲، رقم ۱۳۲۵۴۔

صنعتی اداروں میں استعمال ہونے والے ایندھن کی وجہ سے ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس طرح ان فاضل مادوں کے اخراج کی وجہ سے طبعی ماحول متاثر ہو رہا ہے۔

ان کے علاوہ تجارتی مراکز کا دھواں، گاڑیوں کا دھواں اور سیوریج کا گندا پانی فضائی اور آبی آلودگی کا باعث ہیں جن کی وجہ سے کاشت کاری اور فصلیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ جب ان فصلوں سے حاصل کی جانے والی غذا انسانی جسم میں داخل ہوتی ہے تو یہ دھاتی اجزاء معدے، جگر اور گردوں کو شدید نقصان پہنچاتے ہیں۔

اسی طرح ماحول کو سموگ کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے ماہرین کے مطابق موسم گرما جانے کے ساتھ ہی جب دھند بنتی ہے تو یہ فضا میں پہلے سے موجود آلودگی کے ساتھ مل کر اسموگ بنا دیتی ہے۔ اس دھویں میں کاربن مونو آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ، میتھین اور کاربن ڈائی آکسائیڈ جیسے زہریلے مواد شامل ہوتے ہیں۔ کیمیائی طور پر اس میں صنعتی فضائی مادے، گاڑیوں کا دھواں، کسی بھی چیز کے جلانے سے نکلنے والا دھواں مثلاً بھٹوں سے نکلنے والا دھواں شامل ہوتا ہے۔ اسموگ کی وجہ سے اوزون کی مقدار فضا میں خطرناک حد تک بڑھ جاتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے جب ہوا نہیں چلتی اور درجہ حرارت میں کمی یا دیگر موسمی تبدیلی واقع ہوتی ہے تو آلودگی فضاء میں اوپر نہیں جاتی بلکہ زمین کے قریب ہی ایک تہہ بن جاتی ہے۔ امریکہ اور بہت سے ممالک نے سموگ میں کمی کے قوانین ترتیب دیے۔ کچھ قوانین فیکٹریوں میں خطرناک اور بے وقت دھوئیں، کے اخراج پر پابندی لگاتے ہیں۔ کچھ جگھوں پر فاضل مواد جیسا کہ پتے ضائع کرنے کے لیے مخصوص جگھیں بنائی گئی ہیں جہاں دھواں کم خطرناک ہو کر ہوا میں خارج ہو جاتا ہے۔

پچھلے چند سالوں سے پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات خطرناک صورتحال اختیار کر چکے ہیں، جس کے بڑے اسباب میں سے کچرہ کنڈی کا آبادی والے علاقوں میں قائم ہونا ہے۔ بلدیاتی سطح پر اس کا واحد حل کچرے کو کسی کھلے مقام پر پھینک دیا جانا ہے جہاں سے یہ انبار کی صورت اختیار کر کے ماحول کی تباہی کا سبب بنتا ہے، اسی طرح جلتا ہوا کچرہ اور فیکٹریوں سے اٹھنے والا دھواں، ماحول میں ہر جاندار کے لیے اور خاص کر اردگرد میں رہنے والوں کے لئے زہر قاتل ہے۔

دنیا بھر میں ہر روز بلا مبالغہ لاکھوں ٹن کچرا ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں کچرے کی ری سائیکلنگ کے پلانٹس لگائے جا رہے ہیں تاکہ کچرے کو نہ صرف تلف کیا جا سکے بلکہ اس کے کارآمد حصے اور اجزا کو کام میں لاتے ہوئے، ماحولیاتی آلودگی پر قابو پایا جا سکے، لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے ماحول کو گندگی سے پاک رکھنے کے لئے گندے پانی

اور کچرے سے ہونے والے نقصانات کا سدباب کیا جائے تاکہ ماحول خوشگوار ہو سکے اور لوگ مختلف بیماریوں سے بچ سکیں۔

شجرکاری کا فروغ تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لئے ہم درختوں، پودوں کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کرسکتے۔ درخت ایک قدرتی فضائی فلٹر کا کام کرتے ہیں جس کے ذریعے ہوا کو صاف بنانا ممکن ہے۔

ماحول کو درست رکھنے میں درخت اہم کردار ادا کرتے ہیں کیونکہ جہاں درخت ماحول کی خوبصورتی کا سبب بنتے ہیں وہاں ہوا کو صاف رکھنے، طوفانوں کا زور کم کرنا، آبی کٹاؤ روکنے، آکسیجن میں اضافے اور آب و ہوا کے توازن برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ شجرکاری کو فروغ دینے کے لئے ایمان والوں پر شجرکاری کو صدقہ قرار دیا ہے:

> "جو مسلمان درخت لگائے یا فصل بوئے پھر اس میں سے جو پرندہ یا انسان یا چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔" [32]

آپ ﷺ نے شجرکاری کو اتنی اہمیت دی کہ اس عمل کو قیامت تک جاری رکھنے کا حکم فرمایا:

> "إِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَبِيَدِ أَحَدِكُمْ فَسِيلَةٌ فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لاَ يَقُومَ حَتَّى يَغْرِسَهَا فَلْيَفْعَلْ-" [33]
>
> (اگر قیامت کی گھڑی آجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہے اور وہ اس کو لگا سکتا ہے تو لگائے بغیر کھڑا نہ ہو۔")

درخت لگانے کے فوائد اور شجرکشی کے نقصانات

ہر سال بڑی تعداد میں جنگلات ختم کئے جا رہے ہیں رہائش، زراعت اور صنعت کے لئے جنگلات ختم کر دئے جاتے ہیں۔ جنگلات کا صفایہ ہونے سے وہاں بسنے والے نباتات اور حیوانات کی کم و بیش 80 فیصد انواع ناپید ہو جاتی ہیں۔ تبدیلیٔ آب و

32۔ بخاری، كتاب الحرث والمزارعة، باب فضل الزرع والغرس، ۲:۸۵، رقم ۲۳۲۰۔

33۔ احمد بن حنبل، مسند احمد، مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ (بیروت: مؤسسة الرسالة، س ن)، ۲۹۶:۲۰، رقم: ۱۲۹۸۱۔

ہوا (کلائمیٹ چینج) میں حدّت ارضی (گلوبل وارمنگ) اہم رول ادا کرتی ہے۔ حدّت ارضی کا سب سے بڑا ذریعہ کاربن کا اخراج (Carbon Emission) ہے۔ جنگلات کی کٹائی (Deforestation) کاربن کے اخراج کے مینجمنٹ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مختلف ذرائع سے خارج ہونے والی کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کاربن کا اخراج کہلاتی ہے۔ جنگلات میں موجود درخت اور پیڑ پودے اس کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کر لیتے ہیں اور اس طرح فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کے تناسب کو کنٹرول میں رکھتے ہیں۔ لیکن جنگلات کی کٹائی کے نتیجے میں فضا میں اس گیس کا تناسب بڑھ جاتا ہے جو انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔ لہٰذا صحت مند جنگلات کو بجا طور پر کاربن غرقابے (Carbon Sinks) کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے جنگلات اس کرۂ ارض کے پھیپھڑے (Lungs) ہیں۔ اسی طرح باغات شہروں کے پھیپھڑے ہیں۔

جنگلات سے ہمارا رشتہ

فی زمانہ فضائی آلودگی اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ سب سے اہم اور سب سے بڑا آلائندہ (Pollutant) ہے۔ نباتات کاربن ڈائی آکسائیڈ کا دورِ مکرّر (Recycling) کرتے ہیں۔ وہ پتوں کے ذریعہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر کے آکسیجن خارج کرتے ہیں۔ لہٰذا جنگلات کو کاربن کے غرقابے (Carbon Sinks) کہا جاتا ہے۔ جنگلات کا یہ سب سے بڑا فرضِ منصبی (Function) ہے۔ جنگلات آب و ہوا میں باقاعدگی پیدا کرتے ہیں، پانی کی صفائی کرتے ہیں، قدرتی آفات مثلاً سیلاب اور زلزلوں کی تباہ کاریوں میں تخفیف کرتے ہیں، تفریح کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ بے شمار پھل، پھول اور دوائیاں فراہم کرتے ہیں۔ جنگلات صدیوں سے ہمارے ساتھ دوستی نبھا رہے ہیں۔ وہ ہمارے مخلص اور انتہائی بھروسے مند دوست ہیں، بالکل انگریزی کی اس کہاوت کے مصداق "A friend in need is a friend indeed"

لیکن افسوس ہمیں دوستی نبھانا نہیں آیا۔ جنگلوں کے اور ہمارے رویوں میں کتنا بڑا تضاد ہے!

موجودہ دور کے تناظر میں پاکستان مختلف قسم کی آلودگیوں سے گھرا ہوا ہے اس کی سب سے بڑی وجوہات درختوں کی بے جا کٹائی کو ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے، اس لئے ضروری ہے ماحول کی فلاح و بہبود کے لئے حکومت پاکستان کے ساتھ ساتھ عوام پاکستان کو بھی ماحول کے تحفظ کے لئے بروقت اقدامات کی ضرورت ہے، فیملی پارکس، تعلیمی اداروں کے اطراف، کالونی، ہسپتال وغیرہ کے ارد گرد ایسے ماحول دوست درختوں کو لگایا جائے، اس اقدام سے نہ صرف شہر کی خوبصورتی دوبالا ہو گی بلکہ اہل مکین کو ایک صحت مند ماحول بھی فراہم ہو گا۔

خلاصہ بحث

رحمۃ اللعالمین ﷺ کی ذات گرامی اہل ایمان کے لئے سرچشمہ ہدایت بھی ہے اور مرکز عشق و محبت بھی، معراج خیال بھی انہی کا پیغام ہے اور میزان عمل بھی انہی کی سنت و شریعت ہے، ان کا اسوہ ہر زمانے کے لوگوں کی قوت کا سرچشمہ رہا ہے اور قومی سیرت کی تشکیل و تعمیر کا بنیادی عنصر رہا ہے۔ یہ کائنات اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے اس میں رہنے والوں کے لئے نعمت ہے، لہٰذا اس میں رونما ہونے والے مسائل کا حل تنہا عقل انسانی نہیں کر سکتی، اس کے لئے وحی نبوت کی روشنی اور ہدایت کی ضرورت ہے اس کے بغیر انسان کو نہ انسانیت میسر آسکتی ہے اور نہ نظام کائنات میں توازن قائم ہو سکتا ہے، یہ وہ ناقابل تردید حقیقت ہے جس پر آج عقل انسانی بھی مہر تصدیق ثبت کر چکی ہے، جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے وحی نبوت کی حقیقتیں اور صداقتیں روشن ہو جاتی ہیں۔ آج دنیا ماحولیاتی آلودگی جیسے مسائل سے دوچار ہے، مغربی اقوام اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ماحول کے دائمی تحفظ کا تصور ان کے ذہن کی اختراع ہے جو کہ بے بنیاد تصور ہے، آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے، ہادی عالم ﷺ نے 1400 سال پہلے ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کے لئے اپنی ہدایات دنیا کے سامنے پیش کیں، آپ ﷺ نے اس مسئلے کی اہمیت کو اس وقت سمجھا جب دنیا ماحولیاتی آلودگی کے نام سے اور اس کے تباہ کن اثرات سے بھی واقف نہ تھی، اس وقت آپ ﷺ نے نسل انسانی کی صحت مند بقا کے لئے ہدایات دیں، آج دنیا وبائی امراض سے بچنے کے لئے صاف ستھرا رہنے کو اہمیت دے رہی ہے جب کہ آپ ﷺ نے بدن کی نظافت و طہارت کے لئے غسل اور وضو، لباس و جسم کی نظافت، مکان اور راستوں کی صفائی ستھرائی کے لئے مستقل تعلیمات پیش کی ہیں، دنیائے مفکرین ذرا بھی عقل و سمجھ اور طلب کی صداقت رکھتے ہیں تو وہ اس حقیقت کو پالیں گے کہ آپ ﷺ کے تمام معاملات اور طرز عمل ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے اور آپ کی تعلیم ہی کے سانچے میں ڈھل کر ہم نظام کائنات کو بہتر کر بنا کر صحتمند اور خوشگوار ماحول تشکیل دے سکتے ہیں۔

تجاویز

- گھر اور ماحول کو پاک وصاف رکھنے کے لئے اپنے گھروں کو ایسے آلات سے بچایا جائے جو آلودگی پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔
- آبادی میں کوڑا کرکٹ، پھینکنے سے روکنے اور بول وبراز کرنے روکنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔
- آبادی میں زیادہ دنوں تک گندہ پانی ٹھہرنا بھی ماحول کو سخت نقصان پہنچانے کا ذریعہ بنتا ہے لہٰذا آبادی میں پانی کو نہ ٹھہرنے دیا جائے کہ جراثیم جنم لیں۔

- مساجد کے امام و خطیب صاحبان اپنے خطابات میں ماحولیاتی آلودگی اور اس کے تحفظ پر مہینے میں ایک بار ضرور خطاب فرمائیں تا کہ صحتمند معاشرہ تشکیل پا سکے۔
- اسکول، کالجز، مدارس دینیہ، خانقاہیں، مساجد، اور ہر عوامی جگہ کے ماحول کو ساف ستھرا رکھنے کا اہتمام کیا جائے۔
- اسکول، کالجز، مدارس دینیہ اور تمام تر تعلیمی اداروں کے طلباء اپنے ماحول کو صاف ستھرا بنانے کے لئے بھی کردار ادا کر سکتے ہیں لہذا اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اپنے اداروں میں ایسے پروگرامز کا انعقاد کروائیں جن سے ماحول کو صاف ستھرا بنانے کا پیغام لوگوں تک پہنچے۔
- گھروں میں خواتین کو چاہیے بلاضرورت چولھے کو یا لکڑیوں کو نہ جلنے دیں کہ فضائی آلودگی بڑھنے کا خدشہ ہے۔
- گاڑی مالکان، ماحول کو فضائی آلودگی سے بچانے کے لئے گاڑیوں کے انجن کی صفائی وقت پر کروائیں تا کہ ماحول میں کالے اور بدبودار دھویں کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے۔
- کوڑا کرکٹ اور دیگر فالتو اشیا کو جلانے کے بجائے اس کو مناسب انداز سے سنبھالنے کا اہتمام کیا جانا چاہئیے۔

Bibliography

1. *Al-Qurʾān.*
2. *Abū Al-Ḥasan Nūr Al-DīnʿAlī Bin Abī Bakar, Majmaʿ Al-Zawāid Wa Manbaʿ Al-Fawāid, Maktabah Al-Qudsī,Qāhirah.*
3. *Abū Daūd Sulimān Bin Al-Ash'ath, Sunan Ibni Abi Dāūd, Al-Maktabah Al-Aṣrīah, Beirūt.*
4. *Abū Muḥammad Al-Ḥussain Bin Mas'ūd, Sharaḥ Al-Sunah Lil-Baghwī, Al-Maktab Al-Islamī, Damishaq, Beirūt.*
5. *Aḥmad Bin Ḥanbal, Musnad Aḥmad, Muasisah Al-Risālah.*
6. *ʿAlā Al-Dīn ʿAlī Bin Ḥasām, Kanz Al-ʿUmāl, Muasisah Al-Risālah.*
7. *Dr. Abū Al-Ḥasan Al-Azharī, Islām Kā Niẓām-E-Ṭahrat Wa Naẓafat, Mahānah Dutharān-E-Islam, March 2016.*
8. *Dr. Aslam Pervaiz, Maholīyāt Se Mutlaq Chand Ḍrorī Amūr Bamnāsibat 26th Fiqhī Semīnar, Islamic Jurisprudence Academy India.*
9. *Dr. Jāvaed Akhtar, Māhūl Or Insān.*
10. *Dr. Muḥammad Saʿūd Ālim Qāsmī, ʿAsar-E-Ḥaḍir Min Aswah-E-Rasūl Kī MʿAnwīyat, Maktabah Jamāl, 2008.*
11. *Dr. Nāsir Al-Dīn, Māhol Or Mosmī Tabdīlī, Mahināmah, Urdu Dunīā November 2018.*
12. *FarḥḤussain Khāṣkhīlī, Māholīātī Tālīm.*
13. *Fārūqī, Dr. Muḥammad Ajmal Fārūqī, Insānīat K Ḥaqīqī Masāil, Mahināmah, Dār Al-ʿŪlūm Dīoband.*
14. *MulvīṬalah Adīpūrī, Kathāfat MāholīātīĀlūdgī, JamiʿŪlūm Al-Qurān,2018.*
15. *Muḥammad Bin Abd Al-Razāq Al-Zubaidī, Taj Al-ʿArūs, Dār Al-Hadayah.*
16. *Muḥammad Bin Ismāīl Bukharī, Ṣaḥīḥ Al-Bukhārī, Dār Ṭuq Al-Najāah.*

17. *Muḥammad Bin Aḥmad Al-Azharī, Tahdhīb Al-Lughah, Dār Akhyā Al-Turath Al-Arbī, Beirūt 2001.*
18. *Muḥammad Bin ʿĪsā Al-Tirmidhī, Jami' Al-Tirmidhī, Dār Al-Gharbī Al-Islāmī, Beirūt.*
19. *Muslim Bin Al-Ḥajāj Al-Nishapūrī, Ṣaḥīḥ Muslim, Dār Akhyā Al-Turath Al-Arbī, Beirūt.*
20. *Pīr Karam Shāh Al-Azharī, Tafsīr Zia Al-Qurān, Zia Al-Qurān Publishers.*
21. *Sheikh Aḥmad Dīdāt, Islamī Niẓam-E-Zindagī Qurān And ʿAṣrī Science Kī Rūshnī Min, ʿAbdullah Academy Lāhor.*
22. *Zain Al-Dīn Abū ʿAbdullah Al-Razī, Mukhtār Al- Ṣaḥīḥ, Al-Maktabah Al-Aṣrīah, Beirūt.*